

برکاتِ کثیرہ و عجیبہ

نمبر 3474

ایک خطبہ

شائع ہوا بروز جمعرات، 2 ستمبر 1915

ادا کیا گیا بذریعہ سی۔ ایچ۔ اسپرژن

دی میٹروپولیٹن ٹیبرنیکل، نیوننگٹن میں

"اُس نے مجھے ربائی بخشی، کیونکہ وہ مجھ سے خوشنود ہوا۔"

زبور 19:18

ایمانداروں کا تجربہ اکثر ایک دوسرے سے مشابہت رکھتا ہے۔ وہ زبان، جس میں وہ عموماً اپنے احوال کو بیان کرتے ہیں، باہم بہت نزدیک ہے۔ تم باربا ایک صالح مرد کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ کو دوسرے کے منہ میں ڈال سکتے ہو، بغیر اس کے کہ کوئی سختی یا زبردستی لازم آئے۔ داؤد کے الفاظ یقیناً تم میں سے سینکڑوں، بلکہ ہزاروں خدا ترسوں پر صادق آ سکتے ہیں۔ تم میں سے بہتیرے، خداوند کے پاک روح کے وسیلہ سے، ان کلمات کو اپنی ملکیت کے ہاتھوں سے تھام سکتے ہو اور کہہ سکتے ہو، "ہو، جیسا کہ داؤد نے کہا،" اُس نے مجھے ربائی بخشی، کیونکہ وہ مجھ سے خوشنود ہوا۔

یہ الفاظ ہمارے دلوں کو ترنم اور شکرگزاری کی جانب راغب کرتے ہیں—"اُس نے مجھے ربائی بخشی"—ایک قیمتی الہی سچائی، جس پر غور و فکر ہو—"کیونکہ وہ مجھ سے خوشنود ہوا"—اور ایک مناسب راہ جس پر ہم چلیں—چونکہ اُس کی خوشنودی میرے فدیہ کا باعث بنی، پس میری خوشنودی اُس میں شکرگزاری کا جواب پیدا کرے۔

اُس نے مجھے ربائی بخشی۔"

—یہ ہے

۱

ایک حقیقت جو مقدس کی حیات کی تاریخ میں پائی جاتی ہے، اور جو اُس کے دل میں شکرگزاری کے جذبات کو بھڑکاتی ہے اور اُس کی زبان پر ترانہ حمد جاری کرتی ہے، جس نے ایسی عجیب و غریب فضل کی جھلک دیکھی ہو۔ ہمیں داؤد کی نجات کی کہانی کو قبر سے نکالنے کی ضرورت نہیں—اُو ہم اپنی ہی داستان کو پیش نظر رکھیں۔

اور میں اس باد کو کیسے بہتر طریقہ سے تازہ کروں، اگر نہ یوحنا بُنیان کی اُس عجیب و پرمعنی تمثیل کے چند گوشوں کی "طرف اشارہ کروں؟ جب ہم آسمانی شہر کے زائر تھے، تو باربا ہمیں یہ نغمہ گانا پڑا، "اُس نے مجھے ربائی بخشی۔"

تمہیں خوب یاد ہے، جب تم ہلاکت کے شہر میں رہتے تھے، تو اُسی فضا میں سانس لیتے تھے، اُسی رسم و رواج کے پیرو تھے، اور جسم کی اُسی خواہشات میں مگن تھے، جن میں دیگر لوگ گرفتار تھے۔ گناہ کی طرف مائل، اور دوسروں کے گناہوں میں شریک ہونے کے لیے مستعد، تم ان کے ساتھ ان کے ناپاک مشغلوں میں شامل تھے۔ تم خدا کے دشمن تھے، اور پھر بھی اپنے آپ سے مطمئن تھے۔

تم صداقت کے آفتاب اعظم سے دور تھے، اور نور کے لیے آہ بھرنے کی بجائے، تاریکی میں آسودگی تلاش کرتے تھے۔ جو کچھ تم پہلے تھے — خدا سے جدا، اور اُس کے گھر سے بیگانہ — آج بھی وہی ہوتے، اگر اُس نے تمہیں ربائی نہ بخشی ہوتی۔ یہی الہی فضل تھا، جس نے تمہیں بے چین کیا، اور تمہارے دل میں بے قراری پیدا کی۔ تم نے دیکھ لیا کہ خدا کا غضب بے دینوں پر ٹھہر چکا ہے۔ تمہارے کانوں میں آواز آئی، "بچ نکلو! اپنی جان کے لیے بھاگو! پیچھے مڑ کر نہ دیکھو، پہاڑوں کی طرف دوڑو،" "اُتا نہ ہو کہ ہلاک ہو جاؤ"

اگر تم نے شرابیوں کی مجلسوں کو ترک کر دیا، اگر تم نے کفر بکنے والی زبان کو توڑ دیا، اگر گناہ کی لذت نے اپنا فسوس کھو دیا، تو یہ سب تمہارے فدیہ دہندہ کے سبب سے ہے، اور تمہیں کہنا چاہیے، "اُس نے مجھے ربائی بخشی،" کیونکہ یہ فضل ہی ہے، جس نے تمہیں ہلاک کرنے والوں کے چنگل سے چھڑایا۔

کیا تمہیں یاد ہے وہ وقت، جب تم پہلی بار بہتر وطن کے لیے زائر بنے؟ تم نے بھرپور کوشش سے دوڑ لگائی۔ روشن امیدیں اور مسرت بھری توقعات تمہارے دل کو گرماتی تھیں، جب تم نے آسمانی شہر میں داخل ہونے کا سوچا۔ یکایک تم شک اور خوف میں مبتلا ہو گئے۔ تم نومیدی کے دلدل میں جا گرے۔

اُس پُرملال حالت میں تم میں سے بعض کئی مہینے رہے۔ میری بدنصیبی تھی کہ قریباً پانچ برس وہاں گزارے — اور وہ مقام نہایت ہی بولناک تھا۔

موت کا خوف ہمیں گھیرے رکھتا تھا، اور زندگی کا خوف بھی کچھ کم نہ تھا۔ جہنم کی دہشت دل پر چھا گئی تھی، اور اس خیال سے دل لرزتا تھا کہ کہیں ہم بھی اُن کی مانند زندہ زمین میں نکل نہ لیے جائیں۔

کس قدر سرد لرزوں یا گرم اشکوں سے تم میں سے بعض اُس الم ناک زمانے کو یاد کرتے ہو، جب تم نے ایوب کی مانند پکارا، "اکاش میں جانتا کہ اُسے کہاں پاؤں، تاکہ اُس کے تخت تک پہنچ سکوں"

تو تُو اڑدباؤں اور الوؤں کا ہم نشین بن چکا تھا، اور تیری جان نے زندگی کی نسبت گلا گھونٹے کو پسند کیا۔ مگر اب ایسا نہیں ہے۔ تیرا چہرہ چمک رہا ہے—شادمانی کا روغن اُس پر ہے۔ تیری گردن اب کراہنے سے بھاری نہیں رہی۔ تُو اپنے محبوب کے حق میں ترانہ گا سکتا ہے، اپنے محبوب کے لیے۔ یہ تبدیلی کس نے پیدا کی؟ اے پیارے دل، میں یقین سے جانتا ہوں کہ تُو کہہ سکتا ہے، "اُس نے مجھے ربائی بخشی! اُسی کے مہربان ہاتھ نے مجھے کیچڑ سے کھینچا، بولناک گڑھے سے نکالا، اور میری "قدموں کو چٹان پر رکھا۔"

اے عزیزو، تم نے ہرگز نہیں بھلایا—بلکہ آسمان کی خوشیوں کو تو کوئی دل سے محو نہیں کر سکتا—وہ بوجھ جو تمہارے گناہوں کے سبب تمہاری جان پر بھاری تھا۔ تم افسردگی کے ساتھ راہ پر چلتے تھے۔ مسیحی عبادت تمہیں کچھ لطف نہ دیتی۔ کیا تم اُن جگہوں پر آئے جہاں خُدا کے لوگ گاتے تھے؟ تم کہتے، "میری بھی خواہش ہے، مگر میں گا نہیں سکتا۔" اور اگر وہ دُعا "کرتے، تو تمہارا عذر یہی ہوتا، "میں بھی چاہتا ہوں، مگر دُعا نہیں کر سکتا۔"

تمہارے گناہ اتنے ستانے والے تھے کہ وہ تمہارے ذہن پر سوار رہتے، تمہارے دماغ کو پریشان کرتے، اور تمہاری خیالاتی دنیا کو دہشت زدہ کر دیتے۔ تم نے اپنے ضمیر کے بوجھ کو ہلکا کرنے کے لیے کیسے کیسے منصوبے باندھے۔ مگر فائدہ کچھ نہ ہوا بلکہ حالت بدتر ہو گئی۔ تم نے گمان کیا کہ اپنے سابقہ بُرے اعمال کو نئے نیک اعمال سے چھپا لو گے، مگر اُن کی خامیاں اتنی نمایاں تھیں کہ زخم اور بھی بڑھ گیا۔

تم نے رسوم و عبادت کا سہارا لیا، مگر یہ سب دھوکہ نکلیں، جھوٹے علاج جو شفا سے خالی تھے، مگر مہلک نشہ سے بھرے ہوئے۔ تم ایسے ہو گئے جیسے گناہوں کے بوجھ سے ڈبرا ہو گیا ہو۔ تم نے چلا کر کہا، "اے خُدا! میرے گناہ، میرے گناہ، میرے گناہ! میں ان سے کیسے چھٹکارا پاؤں؟"

اب میں تمہاری لطیف یادوں کو جگانا چاہتا ہوں۔ کیا تمہیں یاد ہے وہ گھڑی، جب مسیح تمہاری آنکھوں کے سامنے مصلوب دکھائی دیا؟ جب تم نے اُسے خون اور اذیت میں درخت پر لٹکتے دیکھا—اور جیسے جیسے تم نے اُس کی طرف نگاہ کی، تمہیں محسوس ہوا کہ جو رسیاں تمہیں باندھے ہوئے تھیں، وہ ٹوٹنے لگیں، اور جو بوجھ تمہیں دبائے ہوئے تھا، وہ لڑھک کر گر گیا—اور جب تم نے پلٹ کر اُسے تلاش کیا، تو وہ غائب ہو چکا تھا؟ تم نے اُسے ڈھونڈا، مگر وہ کہیں نہ ملا۔

تم نے گویا ایک کھلا مقبرہ دیکھا، وہی قبر جہاں کبھی نجات دہندہ رکھا گیا تھا—اور اُسی میں تمہارے گناہ لڑھک کر دفن ہو چکے تھے—ہمیشہ کے لیے

اوہ! تم اس یاد میں گاتے ہو، "اُس نے مجھے ربائی بخشی! اُس نے مجھے ربائی بخشی!" وہ نجات دہندہ کا قادر ہاتھ ہی تھا، جس نے وہ ناقابلِ برداشت بوجھ تم سے اٹھا لیا، اور تمہیں آزادی بخشی، تاکہ تم فخر سے کہہ سکو، "میں معاف کیا گیا ہوں۔ نجات دہندہ "کے بیش قیمت لہو سے میں معاف کیا گیا ہوں۔ اُس کی موت نے میرے فدیہ کی قیمت ادا کی ہے۔"

تب سے تمہارا نغمہ اور بھی بلند و شیریں ہو گیا۔ تم نے اس میں کئی نئی بندیں شامل کیں، مگر مصرع مکرر وہی رہا، "اُس نے مجھے ربائی بخشی! اُس نے مجھے ربائی بخشی"

پھر تمہیں ایک سخت آزمائش پیش آئی، جب تم اپنے بوجھ سے آزاد ہو چکے تھے، اور تمہاری ملاقات ایک ہستی سے ہوئی جس کا نام تھا "ادم اول" یا "پُرانا ادم" کیا تمہیں یاد ہے اُس نے تمہیں اپنے گھر آنے کی دعوت دی؟ شیریں کلامی سے اُس نے تمہیں کہا کہ جو راہ تم چلے ہو وہ نہایت کٹھن ہے—کہ تمام زائرانہ سفر میں تمہیں مشقت اور تنگی کا سامنا ہو گا—اور اُس نے مشورہ دیا کہ تم ایمان کی سختیوں سے انکار کر کے فطرت کی نعمتوں سے لطف اٹھاؤ۔

اُس نے تمہیں اپنے گھر بلایا، اور کہا کہ وہ تمہاری شادی اپنی تین بیٹیوں میں سے کسی سے کرا دے گا، اور تمہیں اپنا وارث ٹھہرائے گا۔ کیا تم اُس کے ساتھ نہ چلے گئے اور اُس کی تینوں بیٹیوں کو نہ دیکھا؟

حیرت ہے کہ تم نے اُن میں سے کسی سے نکاح نہ کیا! اُن کے نام تم جانتے ہو۔ جسم کی خواہش—جو سب سے بڑی تھی، اور اپنی نرم خوئی سے بہت دلربا تھی۔ آنکھوں کی خواہش—جو دوسری تھی، اور جتنا زیادہ تم اُسے تکتے، اتنا ہی وہ تمہیں مسحور کرتی۔ اور سب سے چھوٹی، مگر قامت و وقار میں سب سے نمایاں، زندگی کا غرور۔

تم اُس بوڑھے کے گھر گئے، اور جب تم نے اُس کی تینوں بیٹیوں کو دیکھا، تو تمہارا دل دھڑکنے لگا، اور تمہاری نظریں اُن کے جہیزوں پر جم گئیں۔ تب اُس نے بڑی شفقت سے کہا، "یہ سب چیزیں میں تمہیں دوں گا، اور تم زائر بھی رہ سکو گے۔ تم مسیحی ہو سکتے ہو، بغیر اس کے کہ تقدس کی سخت راہوں پر چلو۔ چھوٹے چھوٹے عیب اور معمولی لغزشیں نظر انداز ہو جائیں گی، اگر تم اچھی ظاہری وضع اختیار کر لو۔ ضمیر کی کھٹک کو بھی چپ کرایا جا سکتا ہے۔ اگر تم اپنے ہمسایوں جتنے نیک ہو، تو کوئی تمہیں ملامت نہ کرے گا۔"

پر تُو نے فضل پایا کہ تُو وہاں سے بھاگ نکلا۔ تُو نے اپنے کان لذیذ فریب دہ کلمات سے بند کیے—تُو بچ نکلا۔ تو پھر یہ کیسے ہوا کہ تُو جسم کی خواہش، آنکھوں کی خواہش، اور زندگی کے غرور کا شکار نہ ہوا؟ تُو کون سی وجہ پیش کر سکتا ہے، سوائے اس کے کہ—"اُس نے مجھے ربائی بخشی!" کیسی حیرت انگیز ہے تیری ربائی! تیرے قدم تو پھسلنے ہی والے تھے—تُو قریب تھا کہ گر جائے، پر عین اُس گھڑی جب تُو ہلاک ہونے کو تھا، اُس نے بیچ میں آ کر تجھے بچا لیا۔ پس اُس کے نام کی تمجید ہو۔

کیا تُو یاد کرتا ہے اُس وقت کو، جب تُو فروتنی کی وادی سے گزرا اور ابولیوں سے جنگ کی؟ ہمیں صرف نفسانی خواہشوں کی تثلیث سے ہی نہیں لڑنا، بلکہ ہمیں خود شیطان سے بھی پیکار کرنی ہے۔ یہاں موجود کچھ نو آموز شاگرد شاید اس کا مفہوم نہ جانتے ہوں، مگر لشکر کے پُرانے سپاہی بُنیاں کی تصویر کشی کو خوب سمجھتے ہیں۔

ہم میں سے بعض خوب یاد رکھتے ہیں جب ہم نے اُس عظیم دشمن کے ساتھ قدم بہ قدم، گھنٹوں مقابلہ کیا، اور آخر کار ہم گر پڑے—اور اُس کا پاؤں ہم پر تھا، اور وہ کہتا تھا، "اب میں تیری جان کو فنا کر دوں گا۔" عین اُسی لمحہ، جب اڑدبا کا پاؤں تجھ سے زندگی کا سارا نور نچوڑنے کو تھا، تُو یہ کہنے کے قابل ہوا، "اے میرے دشمن! مجھ پر شادمان نہ ہو؛ اگرچہ میں گر گیا ہوں، تو بھی پھر اُٹھوں گا!" یہ کیونکر ہوا کہ تُو اس مہیب معرکے سے بچ نکلا؟ کیا تُو نہ گائے گا نہایت شیریں نغمہ اور بلند صدا سے، "اُس نے مجھے ربائی بخشی! اُس نے مجھے ربائی بخشی! مبارک ہے اُس کا نام

کیا اپنی سیرو سفر کے دوران تُو کبھی موت کے سایہ کی وادی سے نہ گزرا؟ کیا تُو نے کبھی تاریکی کی اُس گھڑی کو محسوس نہ کیا، جب تیرا دل اس قدر افسردہ تھا کہ تجھے کچھ سنجھائی نہ دیتا؟ اگرچہ تُو کئی برس سے مسیحی تھا، تُو اپنے بلاوے کی امید کو نہ پہچان سکا۔ اگرچہ تُو فہم کی کامل یقین دہانی تک پہنچا تھا، تُو عہد کے ایک وعدے کو بھی تھامنے کا یقین نہ رکھ سکا۔

اگرچہ پہلے تُو گایا کرتا تھا، "میرا محبوب میرا ہے اور میں اُس کا ہوں"، اُس نے اپنا چہرہ تجھ سے چھپا لیا۔ تُو نے اُسے ڈھونڈا، پر نہ پایا۔ واعظ میں تجھے کوئی تازگی نہ ملی۔ دعا میں کوئی رفاقت نہ پائی۔ تیرا دل اس قدر پست ہو چکا تھا کہ تُو اُن میں شمار کیا جانے لگا جو گڑھے میں اُترتے ہیں۔

ایسی تاریکی اور خوف نے تجھے گھیر لیا کہ تُو نے چلا کر کہا، "تیرا قبر مجھ پر بھاری ہے؛ تُو نے مجھے اپنی سب موجوں سے ستایا ہے۔" اُس مہیب اور تاریک وادی سے تُو گزرا۔ آخر کار تُو اُس سے نکل آیا، اور روشن دھوپ میں آیا، اور جب تُو بیٹھ کر اُس اڑدباؤں کی جگہ اور دہشتوں کے دیس پر نگاہ ڈالتا ہے، تُو گاتا ہے، "اُس نے مجھے ربائی بخشی۔ ہاں، اے خداوند! تُو نے "میری جان کو موت سے، میری آنکھوں کو آنسو سے، اور میرے قدموں کو لغزش سے ربائی دی۔ تیرے نام کی ہو ساری تمجید

اُس وقت سے، اے میرے کنعان کی راہ کے ہمنوا، تُو نے کئی عجیب ربائیاں دیکھی ہیں۔ اپنا چہرہ ڈھانپ لے اور شرم کر۔ میں بھی شرمندگی سے کہتا ہوں کہ میں بھی "بائی پاتھ میٹو" میں بھٹک گیا۔ کیا تُو یاد کرتا ہے کہ تُو نے راستہ کٹھن دیکھ کر دوسری طرف کی باڑھ پار کر لی؟ تُو نے گمان کیا کہ باڑھ کے اُس طرف کی راہ نرم و شیریں ہو گی۔

کیا تُو یاد کرتا ہے وہ شب تاریک جب تُو راہ بھول گیا؟ کیا تُو اُس "یقین مایوسی کے دیو" کو یاد کرتا ہے، جس نے تجھے قید کر کے اپنے تہ خانے میں بند کر دیا؟ کیا تُو افسوس سے یاد کرتا ہے کہ راہ مستقیم سے بھٹکنا کیسے دل کی بیماری اور ناامیدی لایا؟ اے "جناب بہت ڈرپوک"، کیا تُو کو یاد نہیں کہ تُو نے اُس قیدخانے سے ربائی پائی، اور تُو نے گایا، "اُس نے مجھے ربائی بخشی!"

اور تُو، اے "جناب ہمیشہ لنگڑاتا"، تُو بھی اُسی قید میں بند تھا، پر اُس نے تجھے چھٹکارا دیا۔ وہی جو ناامیدی کو قتل کرتا ہے اور شک و خوف کو بھگا دیتا ہے، وہی تیرا فدیہ بنا، اگرچہ تیرے اپنے گناہوں نے تجھے اُس حال تک پہنچایا۔ اُس کے نام کی تمجید کر، جب تُو اُس کے عجائبات اور اُس کی شفقت کو یاد کرتا ہے۔

اور اب، ممکن ہے کہ ہم میں سے بعض "مسحور کن میدان" سے گزر رہے ہوں۔ میں اکثر سوچتا ہوں کہ آج کل کے بیشتر زائرین اُسی میدان سے گزر رہے ہیں۔ وہ جگہ ایسی تھی جہاں انسان کو اونگھ آنے لگتی تھی، اور وہ طویل اور دائمی نیند میں چلے جاتے تھے۔ کیا یہ تیرا فتنہ ہے، اے دوست؟

میں جانتا ہوں کہ یہ میرا ہے۔ میری جان سست اور نیند آلودہ ہے۔ کاش میں اپنے آقا کی خدمت میں بیدار اور سرگرم رہوں، مگر میری طبیعت کی سستی مجھے سرد مہر اور بے حس بناتی ہے۔ اور غالباً یہی حال تم میں سے اکثر کا بھی ہے۔ تو پھر یہ کیسے ہوا کہ تُو سو نہیں گیا؟ کہ تُو نے پوری کوشش چھوڑ نہ دی، اور خُدا کی راہوں سے دل نہ موڑ لیا؟ بے شک تُو یہی کہے گا، "اُس نے مجھے ربائی بخشی"

میں تجھے اِس تذکرہ میں زیادہ دیر نہ روکوں گا، مگر دو مزید مناظر ایسے ہیں جن کا بیان کرنا لازم ہے۔ کیا تُو نے کبھی اُس پہاڑی سوراخ کو دیکھا ہے، جس کا ذکر بُنیان کرتا ہے، اور جسے وہ جہنم کا پچھلا دروازہ کہتا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ اگرچہ نے گویا آسمان تک کا سارا سفر طے کیا، پھر بھی وہ باندھ کر واپس لے جایا گیا۔ ہم میں سے بعض نے (Ignorance) "جہالت حقیقت میں وہ کچھ دیکھا ہے جسے وہ تمثیل کے پیرائے میں نہایت رقت انگیز انداز سے بیان کرتا ہے۔

ہم نے ایسے اشخاص کو جانا ہے جو کلیسیا کے رُکن ہونے کے ناتے کئی برسوں تک لوگوں کی نظر میں معزز و مکرم رہے، لیکن پھر ثابت ہوا کہ وہ گھناؤنے ریاکار تھے، گناہوں کی کثرت میں لٹھڑے ہوئے، اور ہر نیک عمل کے لیے ناپسندیدہ۔ اُنہوں نے شرابیوں اور لعنتی گناہگاروں کی مانند پاتال کی کشادہ راہ اختیار نہ کی، بلکہ اپنے گناہوں کو چھپ کر انجام دیا—دینداری کا نقاب اوڑھے، مقدسوں کی سنگت میں رہے—اور گناہگاروں کی ہلاکت کے لیے پچھلے دروازے سے گئے۔

میری روح کانپ اُٹھتی ہے جب میری آنکھوں کے سامنے وہ جلوس گزرتا ہے—خادمین، بزرگ، پیران کلیسیا، اور مؤثر معلمین کا، جو اُسی پچھلے دروازے سے گزر چکے۔ میں کیا کہوں، مجھے کچھ سوجھتا نہیں۔ میری جان مغموم ہے۔ "اے خُدا! اگر تُو نے مجھے ربائی نہ بخشی ہوتی، تو میں بھی وہیں جا گرتا!" میں سمجھتا ہوں کہ اگر تم میں کوئی اپنے دل کی ناپاکیوں سے واقف ہے، تو وہ بھی یہی محسوس کرے گا۔ حتیٰ کہ تم بھی، میرے بزرگ بھائیو، جنہیں خُداوند نے بیابان میں سالہا سال محفوظ رکھا، اگر خُدا کا فضل نہ ہوتا، تو تم بھی ایمان کے بارے میں تباہی اُٹھاتے، اور بندرگاہ کے دبانے پر ہی ہلاک ہو جاتے۔

جلد ہی ہم اُس آخری معرکے تک پہنچیں گے۔ بَرَدَن تو محض ایک تنگ ندی ہے جو ہمیں ارواح کے دیار سے جدا کرتی ہے، اور ہم اُسے عنقریب عبور کریں گے۔ لیکن اُس کے پانی سرد ہیں، اور انسانی جسم و جان کے لیے یہ بات آسان نہیں کہ موت کو سکون سے گلے لگائے۔ "مگر دلیر ہو جاؤ، اے عزیزو!"—اب تک ہم یہی کہتے آئے ہیں—"اُس نے مجھے ربائی بخشی!" جس نے ہماری مدد کی، وہ ہمیں کبھی نہ چھوڑے گا۔ پُر یقین رہو کہ ہم آخری گھڑی میں بھی یہی نغمہ گائیں گے۔ اور اگر وہ فرشتے، جو اُس پار ہمارا استقبال کریں گے، پوچھیں کہ ہم نے موت کی کشمکش کو کیسے سہا، تو ہم سب یہی گواہی دیں گے—"اُس نے مجھے ربائی بخشی"

میں نے کہا تھا کہ یہ ایک اُمید ہے جسے پروان چڑھانا چاہیے، تاکہ تُو موت کی گھڑی میں خوشی سے گا سکے، جب دل اور جسم مضحمل ہو جائیں۔ میری تمنا ہے کہ تُو ضرور ایسا کرے۔ اے مسیحی دوستو! میں تمہیں ترغیب دیتا ہوں کہ تم زیادہ نغمہ سرائی کیا کرو۔ پرانے لندن کے زمانہ تطہیر میں کہا جاتا تھا کہ اگر کوئی صبح کے وقت سینٹ پال سے مشرقی بازار کی سمت چلتا، تو ہر گھر سے دُعائیں اور نغمے سنائی دیتے۔ اُس وقت گھریلو عبادت عام دستور تھا۔ (Eastcheap)

آج کل کے کسی بھی انگلستانی شہر میں ایسا نہ ہوگا—اور یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔ میں دیہات میں گاڑی بان کو، اور شہر میں ریڑھی بان کو سُنتا ہوں کہ وہ کوئی دُھن گنگنا رہے ہوتے ہیں یا نغمہ گا رہے ہوتے ہیں۔ تو پھر تُو کیوں نہیں، اے میرے دوست؟ تُو کیوں نہ اپنے سست اوقات کو کسی مقدس ترانے سے روشن کرے؟ دنیا کے پاس اپنے مشہور گیت ہیں—تو ہم کیوں نہ کچھ روح پرور نغمے چھیڑیں؟ سپاہی معرکے پر فوجی دُھنوں کے ساتھ جاتے ہیں—ہم بھی اپنی جنگوں میں صیون کے گیت لے کر جائیں۔ جب ملاح لنگر اُٹھاتے ہیں اور رسی کھینچتے ہیں، تو خوشی سے للکارتے ہیں—اور وہ اِس سے بہتر کام بھی کرتے ہیں۔

اے ایماندار دوستو! جب تم محنت کرو، تو اپنے بوجھ کو مقدس نغمے سے ہلکا کرو۔ خُدا کی عبادت خوشی سے کرو۔ میں نے کئی بار شام کے وقت وینس کی نہروں میں کشتی بانوں کو قدیم حمدوں کو ہم آواز ہو کر گاتے سنا ہے، اور یہ میرے دل کو لبھاتا ہے۔ پس، اے ایماندارو! جب تم اپنی ناؤ کو آسمان کی جانب چلاتے ہو، اور چپو چلاتے ہو، تو گاتے جاؤ، گاتے جاؤ۔ گائو، کیونکہ تمہارے پاس گانے کو بہت کچھ ہے۔ شادمان ہو، اور اُس خُداوند کی تمجید کرو، جس نے تمہیں ربائی بخشی۔

:اور اب، ہمارے پاس ہے

دُرِ نایاب ایک سچائی—جس پر غور کرنا ہے۔

"اُس نے مجھ میں خوشی پائی۔"  
"اُس نے مجھے ربائی بخشی کیونکہ اُس نے مجھ میں خوشنودی رکھی۔"

گناہ سے ربائی،  
بد طینتیوں سے نجات  
—روحانی دشمنوں پر فتح  
ایسی سب ربائیاں خدا کی محبت کی شہادت ہیں۔  
زمانی نعمتیں اُس کی فیاضی کا مظہر تو ہیں، مگر وہ کبھی اُس خاص محبت کی ضمانت نہیں جو اُس نے اپنے برگزیدہ لوگوں سے رکھی ہے۔  
ایسی ادنیٰ نعمتیں وہ اکثر اُن پر بھی افراط سے نچھاور کرتا ہے جو اُس کے لوگ نہیں۔

لیکن روحانی برکتیں وہ اپنے فدیہ یافتہ، نو مولود خاندان کے لیے محفوظ رکھتا ہے۔  
اُن کی قدر و قیمت اِس لیے اور بڑھ جاتی ہے کہ وہ اُس کی ابدی محبت کی نشانیاں ہیں۔  
جب وہ ہمیں بیابان سے بحفاظت گزارتی ہیں، تو یہ اِس امر کی بھی ضمانت ہیں کہ جب یہ ایام سفر تمام ہوں گے، تو ہمیں حیاتِ جاودانی حاصل ہوگی۔  
اگر تُو نے وہ تمام ربائیاں پائی ہیں جن کا میں نے تذکرہ کیا، تو تُو نے اُس کے فضل و رحم کی بہت سی نشانیاں پائی ہیں، اور یہ ظاہر ہوا ہے کہ وہ تجھ میں خوشی رکھتا ہے۔

میں اِس بات پر زیادہ کچھ نہ کہوں گا، لیکن تم اِس پر بہت غور کرو۔  
یہ کہنا ممکن نہیں کہ وہ تجھ میں کس قدر خوشی پاتا ہے۔  
باپ تجھ سے محبت کرتا ہے، اور تجھ پر اُس کی شفقت ایسی ہے جیسے ایک باپ اپنے فرزند میں فخر کرتا ہے—وہ تجھ پر وجد کرتا ہے۔  
اور یسوع بھی تجھ میں خوشی پاتا ہے۔ اُس نے تجھ میں اپنے دُکھوں کا اجر دیکھا، اپنے خون کی قیمت کا پھل، اور اپنے جلال میں شریک ہونے والا وارث۔  
اور رُوح القدس تجھ میں خوشی پاتا ہے۔ اُس نے تیرا دِل نیا کیا، اور تجھے اپنی سکونت کے لیے ہیکل بنایا۔  
پس وہ حسد کے ساتھ تیری نگرانی کرتا ہے۔

کیا یہ بات یقین سے ماورا نہیں لگتی کہ خدا اپنی مخلوق میں خوشی پائے؟  
وہ تو ازل سے خود میں کامل خوش ہے، وہ لانتہا بابرکت اور بے پایاں جلال والا ہے۔  
یقیناً اُس کی خوشی ہمارے حال یا زوال سے نہ بڑھ سکتی ہے، نہ گھٹ سکتی ہے، جو ہم فانی انسان ہیں۔  
تو بھی وہ داؤد میں خوش ہوا، اور بے شک وہ ہر اُس شخص میں خوشی پاتا ہے جو اُس پر توکل کرتا ہے۔

اور نہ صرف یہ کہ وہ اب ہم میں خوشی پاتا ہے، بلکہ وہ ہمیں یقین دلاتا ہے کہ اُس نے دنیا کی بنیاد رکھنے سے پہلے ہی اپنے لوگوں میں خوشی رکھی۔  
اُس نے اُن کے نام اپنی کتاب میں لکھے۔  
اُس نے انہیں مقرر کیا۔  
اپنے فیصلوں میں اُس نے انہیں اپنی نگاہوں کے سامنے رکھا۔  
اُس نے اُن سے اُس وقت محبت رکھی، جب نہ زمین کی بنیاد رکھی گئی تھی، نہ آسمان کا پردہ تان دیا گیا تھا۔

یہ کیوں تھا؟  
بعض لوگ کہتے ہیں کہ اُس نے پیش بینی کی کہ وہ نیک ہوں گے، یا اُس کے لائق۔  
میں تو گناہ گار انسانوں میں کچھ بھی دِل لبھانے والا نہیں دیکھتا۔  
اور غالباً تم بھی میرے ساتھ اِس بھجن کے مفہوم میں شریک ہو سکتے ہو

،کیا تھا مجھ میں جو پاتا تیری چاہ"  
یا ہو تُو مجھ سے خوش؟  
پھر بھی اے باپ، گاؤنگا ہمیشہ  
"کہ یہی تیری رضا میں بھلا تھا۔

خدا کی خوشی کی اصل وجہ ہم بیان نہیں کر سکتے۔  
 یہ تو خدا کے ازلی دل میں چھپی ہوئی ہے۔  
 بس اتنا جانتے ہیں کہ وہ ہم میں خوشی پاتا ہے کیونکہ ہم اُس کے برگزیدہ ہیں۔  
 انسانوں کے بے شمار ہجوم میں سے اُس نے ہمیں چُن لیا۔  
 اپنی لامحدود بادشاہی میں اُس نے فرمایا  
 "یہ میرے جواہر ہوں گے جس دن میں اپنی ملکیت کو جمع کروں گا۔"

اُس نے اُنہیں عزت کے برتن ٹھہرایا جو مالک کے استعمال کے لائق ہوں  
 اور اُسے پہلے سے مقرر کیا کہ وہ اُس کے بیٹے کی صورت پر ڈھالے جائیں۔  
 اور وہ ہم میں اِس لیے بھی خوشی پاتا ہے کہ اُس نے نہ صرف ہمیں چُنا، بلکہ ہمیں خریدا بھی۔  
 مسیح نے اپنی قوم کے لیے بڑی قیمت دی ہے، کہ وہ اُن سے محبت کیے بغیر نہ رہ سکے۔  
 جب وہ توبہ کرنے والے گناہ گار کے چہرے پر نظر ڈالتا ہے، تو وہ اپنے آنسو، اپنی کرب و بے قراری  
 بلکہ اپنے لہو آلود پسینے کی جھلک دیکھتا ہے۔  
 وہ اپنے زخموں کو دیکھتا ہے، اور یاد کرتا ہے کہ اُن کی قیمت کیا تھی، اور اُس نے کتنی بڑی قیمت ادا کی۔

ہم اُسے عزیز ہیں کیونکہ اُس نے ہمیں اپنی کاریگری سے خلق کیا ہے۔  
 اکثر ہم کسی ایسی چیز کی قدر کرتے ہیں جو اپنی اصل میں کچھ بھی نہ ہو، محض اُس فنکاری اور مہارت کی بنا پر جو اُس پر  
 صرف کی گئی ہو۔  
 رُوح القدس نے اپنی قادر مطلق قوت کو کام میں لا کر ایک مسیحی کو تخلیق کیا۔  
 —ایک ولی کو بنانا اتنا ہی الہی زور مانگتا ہے جتنا کہ ایک دُنیا کو تخلیق کرنا  
 ،اور اِسی سبب سے خداوند اپنے ہر برگزیدہ شخص میں خوشی پاتا ہے کیونکہ وہ اُس کے ہاتھوں کی کاریگری ہے  
 اور اُس کے دل کا انتخاب ہے۔

بلکہ اِس سے بڑھ کر، وہ ہم میں اِس لیے خوشی پاتا ہے کہ ہمارے اور اُس کے درمیان ایک رشتہ قائم ہو گیا ہے، جس کے باعث  
 ہم اُس کی الہی ذات میں شریک ٹھہرے ہیں۔  
 یہ ایک حقیقت ہے جسے نہایت ادب و حیا سے بیان کیا جانا چاہیے۔  
 —فرشتے خدا سے کوئی قربت نہیں رکھتے—وہ محض اُس کی مخلوق ہیں  
 لیکن "انسان" خدائی کا قریبی رشتہ دار ہے۔  
 وہ جو آسمانوں میں معزز و مبارک خدا ہے، اُس نے ہماری طبیعت اختیار کی، اور ہمارے مانند انسان بنا۔

خداوند یسوع المسیح، جس نے یہ گنتی نہ کی کہ خدا کے برابر ہونا لُوث لینے کی بات ہے  
 اُس نے خادم کی صورت اختیار کی، اور اپنے آپ کو ہمارے حالات سے ہم رشتہ بنایا۔  
 ابن آدم، وہی ہے جو ابن علی کہلاتا ہے۔  
 —مسیح میں ایک رشتہ ہے، ایک قربت داری، ایک یگانگت—خالق اور مخلوق کے بیچ  
 جسے اُس نے اپنی ہی صورت پر بنایا۔  
 پس، یہی سبب ہے کہ وہ ہم میں خوشی پاتا ہے۔

لیکن آگے بڑھتے ہوئے، کتاب مقدس میں ایک اور بھی نزدیکی عہد کی پیش گوئی کی گئی ہے  
 جہاں مسیح اپنی کلیسیا سے شادی بندھن میں بندھ کر  
 ،اُس عظیم بھید کو ظاہر کرے گا  
 ،جس کے مطابق جیسے شوہر اور بیوی ایک جسم ہوتے ہیں  
 ویسے ہی مسیح اور اُس کی کلیسیا کے درمیان ایک ازلی اور ناقابلِ توڑ میل ہوگا۔

!! اے عجب بھید  
 !مبارک ہے وہ سبب جو خوشی کا موجب ہے  
 ،جس طرح سر اپنے اعضا میں مسرت پاتا ہے  
 اُسی طرح خداوند یسوع ہر اُس گناہ گار میں خوشی پاتا ہے  
 جو اُس سے روحانی اتحاد میں بندھ گیا ہو۔

اے محبوبو، وہ دن جلد آنے کو ہے  
 ،جب مسیح اپنے تمام لوگوں میں اپنی خوشی کو ظاہر کرے گا

جب وہ اُن کے بدنوں کو قبروں سے بُلا کر  
اُن کی روحوں کو زندہ جسموں سے پھر ملا دے گا۔  
پھر وہ اُس کے جلالی جُتہ سے ملّیس ہوں گے  
اور اُس کے ساتھ اُس کے تخت پر بیٹھائے جائیں گے۔

تب دنیا جانے گی کہ اگرچہ وہ آدمیوں کی نظر میں رُسوا اور رد کیے گئے  
،جیسا کہ مسیح بھی  
تو بھی وہ خُدا کے محبوب تھے  
اور وہ ابدالآباد اُن میں خوشی پائے گا۔

"کیونکہ اُس نے مجھ میں خوشی پائی، اِس لیے اُس نے مجھے ربائی بخشی۔"

میں ان بے شمار اور حیرت انگیز برکات کی ساری معنویت تم تک نہ پہنچا سکتا ہوں۔  
میں تو محض اُن پر بات کر سکتا ہوں۔  
لیکن میں خُدا رُوح القدس سے دُعا کرتا ہوں  
کہ یہ خیالات تمہارے لیے ویسے ہی شیریں ہوں جیسے وہ میرے لیے رہے ہیں۔

میرا دل اُس خیال سے جھوم اُٹھتا ہے  
کہ "علیٰ العلیٰ" مجھ میں کوئی خوشی پائے۔  
—میں جانتا ہوں کہ اُس نے مجھے ربائی بخشی  
!اُس کے نام کو عزت ہو  
—میں جانتا ہوں کہ میں اب وہ نہیں رہا جو پہلے تھا  
!اُس کی پیاری محبت کو جلال ہو  
،اُس نے مجھے میرے گناہوں سے بچایا  
اور میں اِس بات سے ایک نتیجہ نکالتا ہوں  
—جس میں مجھے ذرّہ برابر شک نہیں  
،کہ اگر وہ مجھ میں خوشی نہ پاتا  
تو مجھے ہرگز نہ چھڑاتا۔

—ہر ایک تم میں سے بھی یہی نتیجہ اپنے لیے نکالے  
،اگر خُدا نے تمہیں ربائی بخشی ہے  
تو وہ تم میں خوشی پاتا ہے۔  
—لیکن تم میں سے بعض ایسے ہو جو کبھی ربائی نہ پائے  
،اب تک قید میں ہو  
گناہ کے غلام ہو۔

،تو بھی یاد رکھو  
:خوشخبری اب بھی تمہارے لیے سنائی جاتی ہے

،جو کوئی خُداوند یسوع مسیح پر ایمان لائے "  
!نجات پائے گا

،اے غمزدہ جان، مسیح پر تو گُل کر  
اور تُو نجات پائے گا؛  
اور وہ نجات تیرے لیے اِس بات کا ثبوت ہوگی  
،کہ تُو خُدا کی چُنی ہوئی محبت کا مخصوص ہدف تھا  
اور تُو اُس کے دل پر ابد تک لکھا جائے گا۔

،ایک دانا کے لیے ایک بات ہی کافی ہے  
جبکہ بیس باتیں بھی احمق کے لیے سودمند نہیں۔

اور اب، ہم پہنچے ہیں

### III:

"ایک فیصلہ، جس پر عمل ہونا ہے۔"

ابھی تم نے یہ نغمہ گایا۔  
— اب میں چاہتا ہوں کہ تم اپنی زندگیوں میں اُسے عملی جامہ پہناؤ  
،میرے خُدا کی محبت میں جلتا ہوں"  
اسی محبت سے پھر میں ٹپتا ہوں؛  
،ازل سے چُنا اُس نے مجھے  
"پس میں بھی اُسے چُنتا ہوں۔

،اگر وہ تم میں خوشی پاتا ہے  
تو یہ تمہارا ادنیٰ فرض ہے  
کہ تم بھی اُسی میں خوشی پاؤ۔

اے بھائیو، مجھے خوف ہے  
کہ ہم میں سے بہت سے  
اپنے ایمان میں خوشی نہیں پاتے۔  
تو میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں  
،کہ اپنے اقرار ایمان کو پرکھو  
،کیونکہ اگرچہ حقیقی دین داری ہمیشہ خوشی نہیں لاتی  
تو بھی وہ کمی محض ہماری کمزوری کے باعث ہے۔

،سچے فضل کا دل میں ہونا  
— صاف ضمیر کا ہونا  
،مختصر یہ کہ  
وقف شدہ انسان کی زندگی  
خوشی کا ایک دائمی چشمہ ہونی چاہیے۔

کچھ لوگ عبادت گاہ میں اس لیے جاتے ہیں  
کہ انہیں جانا "چاہیے"۔  
— شریعت کی زنجیریں انہیں جکڑے رکھتی ہیں  
"تُو نہ کرے گا، تُو نہ کرے گا"  
یہی اُن کے عقیدہ کا بوجھ ہے۔  
،اُن کی آنکھوں میں کبھی چمک نہیں آتی  
وہ کبھی اُس شادمانی سے خُدا کے گھر کو نہیں جاتے  
جیسے کوئی تہوار منانے کو جاتا ہے۔

،اے میرے عزیز دوست  
،میں تمہیں مشورہ دیتا ہوں کہ تم اپنی نجات کی پختگی کو جانچو  
کیونکہ جو سچ میں خُدا سے محبت رکھتے ہیں  
وہ اُس کے نام میں فخر کرتے ہیں۔  
،اگرچہ انہیں مصیبتیں لاحق ہوں  
تو بھی اُن کا ایمان اور اُن کی رفاقت  
اُن کی فانی زندگی کی نعمت ہے، لعنت نہیں۔  
،اگرچہ وہ فکروں اور پریشانیوں سے دوچار ہوں



تو بھی اُنہیں کبھی سہارا کم نہیں پڑتا  
جب تک وہ اپنی فکریں  
اُس پر ڈال سکتے ہیں جو اُن کی فکر کرتا ہے۔

اُس کی خدمت اُن کا تسلی ہے۔  
اُن کا غم یہ ہے کہ وہ اُسے زیادہ خدمت نہیں دے سکتے۔  
اے مسیحی،  
خُداوند میں خوشی پا  
اور تَجھے اپنے دل کی مُراد ملے گی۔

لیکن پھر  
تمہارا ارادہ محض خُدا میں خوشی پانے تک محدود نہ رہے  
بلکہ اُسے ظاہر بھی کرو۔  
اُس نے تم میں خوشی پائی  
اور اسی سبب تمہیں چھڑایا۔  
تم اُس میں خوشی پاتے ہو  
تو اُس کی خدمت کرو۔

تم اپنے شکر کو کیسے ظاہر کر سکتے ہو؟  
—تم نجات پا چکے ہو  
تو اُس کی عظیم نجات کی تمجید کیسے کر سکتے ہو؟  
شاید تم کچھ کر رہے ہو  
لیکن کیا تم مزید نہیں کر سکتے؟  
کیا کوئی نیا کام ایسا نہیں  
جو تم مسیح کے لیے انجام دے سکتے ہو  
اے پیارو، کیا تم اُس کے لیے نئے سروں سے سِجے تاج نہیں لا سکتے؟

اؤ ہم اُسے تازہ تعریف دیں  
اور اگر کوئی نئی راہ خدمت ہے  
کوئی نیا شعبہ جس میں ہم نے اب تک قدم نہ رکھا  
تو ہم فضل مانگیں کہ اب اُسے آزمائیں۔  
اور جو نیک اعمال ہم پہلے سے کر رہے ہیں  
اُن کے لیے تازہ جوش ہو  
تاکہ ہم بہتر طریقے سے اُنہیں انجام دیں۔

میں چاہتا ہوں  
کہ ہم خُدا کی خدمت میں زیادہ زور لگائیں۔  
ہمیں مزید منادی کی نہیں  
بلکہ زیادہ جوش دار منادی کی ضرورت ہے۔  
محض دعاؤں کی تعداد بڑھانا کافی نہیں  
بلکہ زیادہ سچی درخواستوں  
اور پُر جوش شفاعت کی ضرورت ہے۔

—ہماری خدمت بے جان اور بے دل ہے  
ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے سارے دل  
اپنی ساری جان  
اور اپنی ساری طاقت کو بیدار کریں  
تاکہ اُس کی مرضی کو پورا کریں  
اور اُس کے جلالی انجیل کی فتح کو جلد لائیں۔

اُس تاجدار کے چہرے کی رویا کے وسیلہ  
 اُس کے پانچ زخموں کے وسیلہ  
 اُس کے جسم مقدس کے وسیلہ  
 جو تمہارے لیے موت کی حالت تک زخمی و مقتول ہوا  
 میں تم سے  
 اے خدا کے خادموں  
 التجا کرتا ہوں  
 کہ تم اپنے آپ کو زندہ قربانیوں کی مانند  
 یسوع مسیح کے مذبح پر رکھ دو۔

تم میں سے بعض تو اُس سے محبت کا اقرار کرتے ہو  
 لیکن اُس کا ذکر تک نہیں کرتے۔  
 تم کہتے ہو تم اُس کی خدمت کرتے ہو  
 لیکن کرتے کیا ہو؟  
 تم اقرار کرتے ہو  
 کہ تم اپنے خدا سے اتنی غیرت رکھتے ہو  
 کہ سب کچھ اُسے دے سکتے ہو  
 تو کیا واقعی کچھ دیتے بھی ہو؟

!آہ

!کتنی بیرونی دین داری صرف اندرونی ریاکاری ہے  
 !کتنی ہماری باتیں محض مذہبی چرب زبانی ہیں  
 خدا ہمیں بے ثمر زبان دانی سے بچائے  
 اور ہمیں زندہ قوت بخشے  
 تاکہ ہمارے اعمال ہمارے ایمان کی گواہی دیں۔

اے کاش! ہم اپنی جانیں  
 خداوند کی خدمت میں کھپا دیں  
 یہاں تک کہ ہم  
 اپنا جسم اور اپنا بار رکھ دیں"  
 "اور یکایک خدمت اور زندگی کو رخصت کریں۔

اور جو لوگ خدا کو نہیں جانتے  
 اُن کے پاس اُسے خدمت دینے کی طاقت نہیں۔  
 میری خدا سے دعا ہے  
 کہ وہ تمہیں مسیح مصلوب کو دیکھنے کی توفیق دے۔  
 جب تم اُس پر توکل کرو گے  
 تو نجات پاؤ گے۔  
 پھر تم گاؤ گے  
 "اُس نے مجھے رہائی بخشی، کیونکہ وہ مجھ میں خوشی پاتا تھا۔"

اور پھر یہ تمہارا بابرکت مشن ہوگا  
 کہ جاؤ اور سُناؤ  
 کہ اُس نے تمہارے لیے کیسے بڑے بڑے کام کیے۔  
 خدا کرے یہ خدمت ہم سب کی خوشی بن جائے۔  
 آمین۔

تشریح از سی۔ ایچ۔ اسپرژن  
 افسیوں 2

### :آیت 1

"اور اُس نے تمہیں زندہ کیا، جب تم اپنے قصوروں اور گناہوں میں مُردہ تھے۔"  
یہ تمہارے کفن تھے—تم ان ہی میں لپٹے ہوئے تھے۔  
،بلکہ یہ تو تمہارا سنگین تابوت تھا  
،جس میں تم بند کیے گئے تھے  
گویا ایک بڑی پتھریلی قبر میں دفن۔  
"قصوروں اور گناہوں میں مُردہ۔"

### :آیت 2

جن میں تم کبھی دُنیا کی روش کے مطابق چلتے تھے، اُس رئیس کے تابع، جو ہوا کی سلطنت پر حکومت کرتا ہے، یعنی وہ"  
"رُوح جو اب نافرمانوں کے بیچ میں تاثیر کرتا ہے۔  
تم کسی وقت  
—ابلیس کی کارگاہ تھے  
،وہی رُوح جو نافرمانوں میں اثر کرتا ہے  
جیسے لوہار اپنی بھٹی میں کام کرتا ہے۔

،جب تم غلیظ زبان سنتے ہو  
،پا بُرے افعال دیکھتے ہو  
تو یہ اُس دھوئیں کی چنگاریاں ہیں  
جو تمہیں بتاتی ہیں کہ نیچے کون سرگرم عمل ہے۔  
—کیا ہی بولناک بات ہے  
،ایک انسان جو نیکی کے لیے مُردہ ہو  
،مگر اُس کے باطن میں ابلیس زندہ ہو  
اور اُس میں اپنا کام کرتا ہو۔  
"وہی رُوح جو اب نافرمانوں کے بیچ میں تاثیر کرتا ہے۔"

### :آیت 3

جن میں ہم بھی سب کے سب پہلے اپنے جسم کی خواہشوں میں زندگی بسر کرتے تھے، اور جسم اور عقل کی خواہشوں کو"  
"پورا کرتے تھے، اور فطرتاً اوروں کی مانند غضب کے فرزند تھے۔  
،نہ کہ خُدا کے فرزند  
جیسا کہ کچھ لوگ گستاخی سے  
—خُدا کی عالمگیر باپیت" کی بات کرتے ہیں"  
،تم فطرتاً غضب کے فرزند تھے  
اوروں کی مانند۔

،اور بہترین انسان بھی  
—فطرتاً، اوروں سے کچھ بہتر نہ تھے  
،وہ بھی اُتنے ہی مُردہ تھے  
،اُتنے ہی ابلیس کے زیر اثر  
،اُتنے ہی جسم کی خواہشات کے تابع  
جیسے وہ جو اب تک وہیں پڑے ہیں۔

یہ صرف خُدا کے خودمختار فضل کا کام ہے  
کہ ہمیں دوسروں سے مختلف بنایا۔  
—"فطرتاً"

،غلطی سے نہیں  
،کسی بھول سے نہیں  
،چند اعمال سے نہیں  
،بلکہ فطرتاً  
غضب کے فرزند تھے، اوروں کی مانند۔

دیکھو تم پہلے کیا تھے؟ پس یہ تمہیں فروتنی سکھائے۔  
 دیکھو تم کیا بنے ہوئے اگر فضل نہ ہوتا؟  
 پس یہ تمہیں شکرگزاری سکھائے۔  
 "اور اُس نے تمہیں زندہ کیا۔"  
 اُس نے تمہیں زندگی بخشی۔  
 اُس نے تمہیں قبروں سے نکالا۔  
 اُس نے تمہیں شیطان کے تسلط اور  
 تمہارے دل کے فریبوں سے رہائی دی۔  
 کیا تم آج رات اُس کے نام کو برکت نہ دو گے؟

#### 5-4

- "لیکن خُدا، جو رحمت میں مالا مال ہے، اُس نے اپنی بڑی محبت کے سبب، جس سے اُس نے ہم سے محبت رکھی، جب ہم  
 "گناہوں میں مُردہ تھے، تو ہمیں مسیح کے ساتھ زندہ کیا۔"

کیا ہی عجیب بات! وہ زندگی جو زندہ کرتی ہے۔  
 مسیح اپنے رُوحانی بدن کے تمام اعضا کو زندہ کرتا ہے  
 اور یہ ہمیں خُدا کی بے پایاں رحمت کے خزانے سے ملا۔  
 خُدا کے پاس جو کچھ ہے، وہ افراط میں ہے  
 مگر اُس کی رحمت کی بابت کلام کہتا ہے  
 کہ وہ "رحمت کی دولت" رکھتا ہے  
 اور بے شک، ہم پر وہی دولت انڈیلی گئی ہے۔  
 پس ہمارے دلوں میں بھی اُس دولت کی مانند  
 شکرگزاری کی دولت ہونی چاہیے۔

#### 5

"- فضل سے تم نجات پائے ہو۔  
 دیکھو، پولوس اسے قوسین میں رکھتا ہے۔  
 گو مفہوم مکمل تھا  
 مگر اُسے علم تھا کہ وہ وقت آئے گا  
 جب لوگ اس تعلیم کو برداشت نہ کریں گے۔  
 پس وہ لکھتا ہے  
 "فضل سے تم نجات پائے ہو۔"  
 چاہے لوگ اسے نہ چاہیں  
 مگر وہ اسے قبول کریں گے۔  
 یہ تاکید سے شامل کی گئی بات ہے۔  
 "فضل سے تم نجات پائے ہو۔"

#### 6

"- اور اُس نے ہمیں مسیح یسوع میں اپنے ساتھ جلايا، اور آسمانی مقاموں میں اپنے ساتھ بٹھایا۔  
 ہم نہ فقط مسیح کے ساتھ مُردوں میں سے جلائے گئے  
 بلکہ رُوحانی طور پر  
 آسمانی مقاموں پر اُس کے ساتھ بٹھائے گئے ہیں۔  
 زمین سے آسمان کی طرف نگاہ اُٹھانا بڑی بات ہے  
 لیکن آسمان سے زمین کو نیچے سمجھنا

اور اُس کی فانی چیزوں کو کمتر جاننا  
—اور خُدا کے دینے ہاتھ پر بیٹھنا  
یہ اور بھی عظیم مقام ہے۔

## 7

"۔ تاکہ آئندہ زمانوں میں وہ اپنی اُس فضل کی بے نہا دولت کو، جو اُس نے مسیح یسوع میں ہم پر مہربانی سے کی، ظاہر کرے۔  
، اے بھائیو

ہم اُس نمائش کا حصہ ہیں  
جس میں خُدا اپنی بے نہا فضل کی دولت ظاہر کرے گا۔  
فرشتے خوشی سے  
، ایک نئے سرشت انسان کی زندگی کا مشاہدہ کریں گے  
کہ کیسے وہ گناہ کی موت سے  
مسیح یسوع میں خُدا کے جلال تک پہنچا۔  
، جو کچھ خُدا کی نظر میں قیمتی ہے  
وہی ہمارے لیے باعثِ حمد ہونا چاہیے۔

## 8

"۔ کیونکہ تم فضل سے نجات پائے ہو۔  
یہ دیکھو پھر وہی کلام۔  
پولوس اُس چاندی کی گھنٹی کو  
:ان کانوں میں بجاتا ہے جو سننے سے انکاری ہیں  
"فضل سے نجات پائے ہو۔"

## 9-8

"۔ ایمان کے وسیلہ سے؛ اور یہ تمہاری طرف سے نہیں، خُدا کی بخشش ہے۔ اعمال کے سبب سے نہیں، تاکہ کوئی فخر نہ  
"کرے۔"

ہم ضرور فخر کرتے اگر کر سکتے۔  
ہم فخر پسند لوگ ہیں۔  
، انسان گوشت کا کمزور پیکر ہے  
مگر تکبر کی سڑاند میں ڈوبا ہوا ہے۔  
وہ ضرور شیخی بگھارے گا اگر اُسے موقع ملے۔

## 10

"۔ کیونکہ ہم اُس کی کاریگری ہیں۔  
، اگر ہمارے اندر کوئی نیکی ہے  
تو وہ اُس نے رکھی ہے۔  
، پس ہمیں فخر نہیں کرنا  
بلکہ اگر فخر کا حق ہو تو وہ خُدا کو ہے۔

## 11-10

"۔ اور مسیح یسوع میں نیک اعمال کے لیے مخلوق ہوئے، جنہیں خُدا نے پہلے سے مقرر کیا کہ ہم اُن میں چلیں۔ پس یاد کرو  
، آہ، کیا ہی پیارا لفظ ہے  
"یاد کرو"  
ہم کتنی جلدی بھول جاتے ہیں۔  
"یاد کرو"

## 12-11

،۔ "کہ تم کبھی جسم کے لحاظ سے غیر قوم تھے  
،اور اُن سے جو جسم میں ہاتھ کے بنائے ہوئے ختنہ کہلاتے ہیں  
غیر ختنہ کہلائے جاتے تھے؛  
،اور اُس وقت مسیح سے جدا تھے  
،اور اسرائیل کی رعیت سے بیگانہ  
،اور وعدوں کے عہدوں سے اجنبی تھے  
،اور تمہارے پاس کوئی امید نہ تھی  
"نہ خدا دنیا میں۔

کیا تمہارا کچھ لینا دینا تھا مسیح سے؟  
یہودی تمہیں نامختون گئے کہتے تھے۔  
!مسیح تو اسرائیل کا وعدہ تھا  
تم اسرائیل میں نہ تھے۔

## 12

،۔ "تم وعدوں کے عہدوں سے اجنبی تھے  
،عہد تو اسحاق میں تھا  
،اور تم اسحاق کی نسل نہ تھے  
،ابراہیم کی نسل نہ تھے۔  
،تم اجنبی تھے  
—تمہارے پاس کوئی امید نہ تھی

## 13-12

" — "اور خدا کے بغیر دنیا میں تھے؛ لیکن اب  
آہ! کیا ہی عظیم فرق

## 13

۔ مسیح یسوع میں تم جو کبھی دور تھے، خون مسیح کے سبب قریب لائے گئے ہو۔  
تم اسرائیل کے قریب آئے ہو۔  
تم اسرائیل کے خدا کے اور بھی قریب آئے ہو۔  
اب تم اجنبی نہیں رہے۔  
تم عہد سے بیگانہ نہیں ہو۔  
تمہارے پاس امید ہے، تمہارے پاس خدا ہے۔

## 15-14

،۔ کیونکہ وہ ہمارا سلامتی ہے، جس نے دونوں کو ایک بنایا، اور ہمارے درمیان کے دیوارِ فاصل کو توڑ ڈالا  
،اپنے جسم میں دشمنی کو مٹایا، یعنی وہ قانونِ حکمت جو فرامین میں تھے  
تاکہ دونوں کو اپنے اندر ایک نیا انسان بنا کر، سلامتی قائم کرے۔  
اب نہ ختنہ اور نہ غیر ختنہ، کیونکہ وہ سب مٹ چکا ہے۔  
،اب نہ گوشت کے لحاظ سے اسرائیل ہے، نہ وہ غیر یہودی جو خدا کے نہیں  
بلکہ ایک روحانی اسرائیل ہے، جس کا ہم حصہ ہیں، اور جو ابراہیم کی نسل بھی ہے۔  
،اُس نے تمام فرامین جو ہمیں جدا کرتے تھے، ہٹا دیے  
اور اب ہم اُس میں ایک ہیں۔

## 17-16

،۔ اور تاکہ وہ دونوں کو ایک بدن میں خدا سے صلح کرائے، صلیب کے وسیلہ سے دشمنی کو مار ڈالا اور قریب اور دور دونوں کو سلامتی کی خوشخبری سنائی۔  
غیر یہودیوں کو اور یہودیوں کو، بدترین گناہگاروں کو اور ظاہری طور پر مذہبی لوگوں کو بھی اُس نے صلیب کے ذریعے ملا دیا۔

18

- کیونکہ ہم دونوں، اُس کے وسیلہ سے، ایک روح کے توسط سے باپ کے حضور پہنچتے ہیں۔  
یہاں مثلث الہی ایک ہی آیت میں ہے  
اور ایک قبول دعا کے لئے مثلث الہی کی ضرورت ہے۔  
مسیح کے ذریعے، ایک ہی روح کے وسیلہ سے، ہم باپ کے حضور جاتے ہیں۔  
آج بھی خدا کی جماعت دعا میں ایک ہے، چاہے یہودی ہو یا غیر یہودی۔  
ہم سب ایک ہی سفیر کے ذریعے، اور ایک ہی روح کی مدد سے خدا کے حضور حاضر ہوتے ہیں۔  
ہمیں ایک ہی باپ کی طرف سے سلامتی کے جوابات ملتے ہیں۔

19

- پس اب تم اجنبی اور پردیسی نہیں بلکہ مقدسوں کے ہم شہری اور خدا کے گھرانے کے اہل ہو۔  
یہاں بہت سے لوگ ہیں جنہیں ہم نہیں جانتے۔  
ہم نے ان کے چہرے پہلے کبھی نہیں دیکھے، مگر اگر وہ مسیح میں ہیں، اور ہم مسیح میں ہیں، تو ہم بہت قریب رشتہ دار ہیں۔  
ایک پرانا کہاوت ہے کہ خون پانی سے گاڑھا ہوتا ہے  
اور یقین کرو جب مسیح کا خون ہم پر چھڑکا جاتا ہے، تو یہ بہت قریب رشتہ داری پیدا کرتا ہے۔  
جب ہم ایک ہی قیمت سے خریدے گئے، ایک ہی زندگی سے زندہ کیے گئے  
اور ایک ہی جنت کی طرف بڑھ رہے ہیں، تو ہم بہت قریب رشتہ دار ہیں۔  
ہم اجنبی اور پردیسی نہیں، بلکہ مقدسوں کے ہم شہری اور خدا کے تمام گھرانے کے لوگ ہیں۔  
لوگ جب لندن کے شہر کی آزادی دیتے ہیں، تو بہت ہنگامہ کرتے ہیں  
ایک خوبصورت سنہری صندوق میں اس کو رکھتے ہیں۔  
تمہارے پاس نیا یروشلم کی آزادی ہے  
اور تمہارا ایمان ایک سنہری صندوق کی مانند ہے، جو تمہارے آزاد شہری ہونے کے کاغذات رکھتا ہے۔  
انہیں سنبھالو اور خوش ہو جاؤ۔

21-20

،۔ اور تم رسولوں اور انبیاء کی بنیاد پر بنے ہو  
خود یسوع مسیح جس نے بنیاد کا کونہ ٹھوکر ہونا ہے۔  
جس میں پورا مکان مناسب طریقے سے جڑا ہوا  
خداوند میں ایک مقدس خانہ بنتا ہے۔  
کلیسا ایک جڑی ہوئی عمارت ہے، جس کی ایک معمار ہے۔  
کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ صرف اینٹوں کا ڈھیر ہے۔  
انہیں کوئی کلیسائی عہدیدار نظر نہیں آتا  
نہ کوئی مخصوص کاموں کے لئے مقرر ہے۔  
یہ محض پتھروں کا بے ترتیب مجموعہ لگتا ہے۔  
لیکن حقیقی کلیسا خدا کی روح کے ذریعے ایک مناسب طریقے سے جڑی ہوئی عمارت ہے۔  
کوئی دروازہ ہے، کوئی کھڑکی  
کوئی بنیاد میں چھپا ہوا، اور کوئی دیوار میں نمایاں۔  
ہمارے ساتھ بھی ایسا ہونا چاہیے کہ ہر ایک کو وہ مقام ملے جو خدا نے اسے دیا

اور وہ اپنی جگہ پر قائم رہے۔  
خداوند! اس وقت اپنی کلیسا کو زمین پر مضبوط بنا۔

22

- جس میں تم بھی روح کے وسیلہ سے خُدا کا مسکن بن کر ساتھ ساتھ جڑے ہوئے ہو۔  
ہم ایسے نہیں بنے کہ کسی لاش کی طرح کھڑے ہوں۔  
لندن میں ایسے گھروں کو دیکھنا گھناؤنا منظر ہے جو تقریباً مکمل ہیں مگر کبھی آباد نہیں ہوئے۔  
لیکن خُدا کی کلیسا کی شان یہی ہے کہ وہ آباد ہے۔  
یہ خُدا کا مسکن ہے، جو روح کے وسیلہ سے آباد ہے۔  
پاک روح، اپنی کلیسا میں اور زیادہ ظاہر ہو جا۔  
تمام گناہ گاروں کے لئے کھلا گھر رکھ جو مسیح کی طرف آتے ہیں  
اور خُدا کی جلال افزائی کر۔